"دُعا کیوں کرنی چاہیے؟ اگر خُدا پہلے ہی سے جانتا ہے کہ ہم اُس سے کیا مانگنے جا رہے ہیں تو پھر دُعا مانگنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا دُعا کسی چیز کو تبدیل کر سکتی ہے؟"

جواب: دُعا کرنا مسیحیوں کے لیے سانس لینے کے عمل کی طرح خیال کیا جاتا ہے کیونکہ سانس روکنے کی نسبت سانس لینا زیادہ آسان ہے۔ ہم بہت سی وجوہات کی بناء پر دُعا کرتے ہیں۔ پہلی بات یہ کہ دُعا کرنا خداوند کی خدمت (لوقا 2 باب 36-38 آیات) اور فرمانبرداری کرنے کی ایک شکل ہے۔ ہم اِس لیے بھی دُعا کرتے ہیں کیونکہ خدا نے ہمیں دُعا کرنے کا حکم دیا ہے (فلپیوں 4 باب 6-7 آیات)۔ یسوع مسیح اور ابتدائی کلیسیا کا دُعا کرنا ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے (مرقس 1 باب 35 آیت؛ اعمال 1 باب 14 آیت؛ 2 باب 42 آیت؛ 3 باب 1 آیت؛ 4 باب 23-31 آیات؛ 6 باب 4 آیت؛ 13 باب 1- 3 آیات)۔ یہ دیکھیں کہ اگر خُداوند یسوع مسیح سوچتا تھا کہ دُعا کرنا کارآمد ہے تو ہمیں بھی دُعا کرنی چاہیے۔

دُعا کرنے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ مختلف حالات میں ہمارا دُعا کرنا اُس کی طرف سے ہماری مشکلات کے حل کا ذریعہ بن جائے۔ ہم اہم ترین فیصلوں کی تیاری میں (لوقا 6 باب 12-13 آیات)؛ ابلیسی رکاوٹوں پر غالب آنے کے لیے (متی 17 باب 14-21 آیات)؛ روحانی خدمت کے لیے خادمین کے اکٹھے ہونے (لوقا 10 باب 2 آیت)؛ آزمائش پر فتح پانے کی خاطر قوت کے حصول کے لیے (متی 26 باب 41 آیت) اور دوسرے ایمان داروں کو رُوحانی طور پر مضبوط کرنے کی خاطر وسائل کے حصول کے لیے دُعا کرتے ہیں (افسیوں 6 باب 18-19 آیات)۔

ہم خاص التجاؤں کے ساتھ خداوند کے حضور میں آتے ہیں اور ہمارے لیے خدا کا وعدہ ہے کہ چاہے ہمیں وہ سب نہ بھی ملے جو ہم خُدا سے مانگ رہے ہیں پھر بھی ہماری دُعائیں رائیگاں نہیں جائیں گی (متی 6 باب 6 آیت؛ رومیوں 8 باب 26-27 آیات)۔ اُس نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم اُس کی مرضی کے مطابق مانگتے ہیں تو وہ ہمیں ضرور عطا کرے گا (1 یوحنا 5 باب 14-15 آیات)۔ کبھی کبھار خدا اپنی حکمت اور ہمارے فائدے کے پیشِ نظر ہماری دُعا کے جواب میں دیر بھی کرتا ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں دُعا کرنے میں اور زیادہ جانفشانی اور مستقل مزاجی کا اظہار کرنا چاہیے (متی 7 باب 7 آیت؛ لوقا 18 باب 1-8 آیات)۔ دُعا کو ہمیں ایک ایسے ذریعے کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے جس کے وسیلہ سے ہم زمین پر اپنے مرضی پوری کرنے لیے خدا کو مجبور کریں بلکہ دُعا ایک ایسا ذریعہ ہونا چاہیے جس کے وسیلہ سے زمین پر خدا کی مرضی پوری ہو۔ کیونکہ خداوند کی حکمت ہماری عقل مندی سے کہیں بڑھ کر ہے۔

بالخصوص ایسے حالات میں جب ہم خداوند کی مرضی کو نہیں جانتے دُعا اُس کی مرضی کو جاننے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اگر اُس سُور فینیکی عورت نے جس کی بیٹی بدرُوح کے قبضہ میں تھی مسیح یسوع سے درخواست نہیں کی ہوتی تو اُسکی بیٹی کو شفا نہ ملتی (مرقس 7 باب 26- 30 آیات)۔ اگر اُس اندھے آدمی نے جو یریحو کے راہ میں بھیک مانگ رہا تھا یسوع کو نہ پکارا ہوتا تو وہ اندھا ہی رہ جاتا (لوقا 18 باب 35-43 آیات)۔ خُداوند کے کلام میں لکھا ہے کہ "تمہیں اِس لیے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔" (یعقوب 4 باب 2 آیت)۔ ایک لحاظ سے دُعا کرنا بھی لوگوں کے ساتھ انجیل کی خوشخبری بانٹنے کی مانند

ہے۔ جب تک ہم انجیل کی خوشخبری بانٹتے نہیں تو اُس وقت تک ہم یہ بھی نہیں جان سکتے کہ اس کے پیغام پر کون ردِ عمل ظاہر کرے گا، دُعا کرنے سے پہلے ہم اُس کے نتائج کو کبھی نہیں دیکھ سکتے۔ دُعا میں کمی ایمان اور خدا کے کلام پر اعتماد کی کمی کا ثبوت ہے۔ ہم خداوند پر اِس ایمان کے اظہار کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ جیسا اُس نے اپنے کلام میں وعدہ کیا ہے وہ ویسا ہی کرے گا کیونکہ وہ ہمیں ہمارے خیال اور درخواست سے بہت بڑھ کر دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ (افسیوں 3 باب 20 آیت)۔ دُعا دوسروں کی زندگیوں میں خدا کے کام کو دیکھنے کا ہمارا

بنیادی ذریعے ہے۔ کیونکہ اپنے آپ میں ہم بہت کمزور ہیں اور دُعا کرنا خدا کی قوت "میں جُڑنے" کا طریقہ ہے اس لیے یہ ہمارے لیے ابلیس اور اُس کی فوجوں کو شکست دینے کا ذریعہ ہے۔ اِس لیے ضروری ہے کہ خدا اکثر ہمیں اپنے تخت کے سامنے جھکا پائے کیونکہ آسمان پر ہمارا ایسا سردار کاہن موجود ہے جو ہماری تمام کمزوریوں میں ہمارے ساتھ ہے (عبرانیوں 4 باب 15- 16 آیات)۔ ہمارے پاس اُس کا وعدہ ہے کہ ایک راستباز کی دُعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ (یعقوب 5 باب 16-18 آیات)۔ جب ہم بڑے ایمان کے ساتھ دُعا کے لیے اُس کے حضور آتے ہیں تو خدا ہماری زندگیوں میں اپنے نام کو جلال بخشے گا۔